32716 ـ مہر مؤجل خاوند كے ذمہ قرض شمار ہوتا ہے

سوال

كيا مہر مؤجل فوت شدہ خاوند كے ذمہ قرض شمار ہوتا ہے جس كى بيوى كو تركہ سے ادائيگى كرنا ضرورى ہے، يہ علم ميں رہى كہ بيوى كے ساتھ دخول نہيں ہوا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مہر معجل اور مہر مؤجل دونوں جائز ہيں، يعنى فورى طور پر ادا كرنا اور بعد ميں ادا كرنا دونوں طرح ہى جائز ہے، يا پھر كچھ معجل ہو اور كچھ مؤجل تو بھى جائز ہے... اور اگر مہر كو كسى مقرر كردہ وقت تك مؤجل كيا جائے تو يہ اس مقرر كردہ وقت پر ادا كيا جائيگا.

اور اگر مہر مؤجل ہو اور اس كا وقت ذكر نہ كيا گيا ہو تو اس كے بارہ ميں قاضى رحمہ اللہ كہتے ہيں: مہر صحيح ہے، اور اس كى جگہ تفريق ہے؛ امام احمد كہتے ہيں: جب كسى شخص نے مہر معجل اور مؤجل دونوں پر شادى كى تو اس مہر كا وقت موت يا عليحدگى كى صورت ميں ہوگا " اھـ

ديكھيں: مغنى ابن قدامہ (10 / 115).

دوم:

اگر خاوند اور بيوى ميں سے كوئى ايك رخصتى اور دخول سے قبل فوت ہو جائے تو عورت پورے مہر كى مستحق ٹھرے گى.

اس كے متعلق المغنى المحتاج ميں صحابہ كرام كا اجماع ذكر ہوا ہے.

ديكھيں: المغنى المحتاج (4 / 374).

اور الانصاف ميں ہے كہ:

" بغير كسى اختلاف كے " اھـ

دیکھیں: الانصاف (21 / 227).

سوم:

اگر خاوند فوت ہو جائے اور بیوی نے مہر نہ لیا ہو تو یہ مہر خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، اس کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہونے سے قبل بیوی اپنا مہر لے گی.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مہر مؤجل جائز نہیں یا نہیں ؟ اور اگر جائز ہو اور پھر خاوند فوت ہو جائے اور طلاق نہ دی ہو تو کیا یہ مہر خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" پورا مہر پہلے ادا کرنا یا پھر مؤخر کرنا، یا کچھ پہلے اور کچھ بعد میں دینا جائز ہے، اور جو مہر مؤجل ہو وقت آنے پر اس کی ادائیگی کرنا ضروری ہے، اور جس کا وقت متعین نہ کیا گیا ہو اس مہر کی ادائیگی طلاق دینے کی صورت میں ادائیگی کرنا ہوگا، اور اگر فوت ہو جائے تو مہر اس کے ترکہ سے ادا کیا جائیگا " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 54).

واللہ اعلم .